بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

خطبہ نمبر ۲۸

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۷ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ یکم تبوک ۱۳۴۷ ہش یکم ستمبر ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۹۷

اخبار احمدیہ

۱

• ربوہ ۳۱ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کراچی سے بذریعہ تار حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے:۔

• کراچی ۳۰ ظہور (۱۱ بجے صبح) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو نزلہ کی شکایت ابھی باقی ہے ویسے عام صحت بفضلِ خدا اچھی ہے۔

• کراچی ۳۰ ظہور (بذریعہ فون ۱۱ بجے رات)
"حضور کی طبیعت اچھی ہے البتہ کچھ نزلہ کی شکایت ہے"
احباب حضور کی صحت و عافیت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

• حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ڈاک کا پتہ:۔
حضور کی ڈاک کا پتہ ۴ تاریخ کے بعد ربوہ کا ہوگا۔

• کل نماز جمعہ امیر مقامی محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں بتایا کہ مومن اسی دنیا میں رضائے الٰہی کی جنت حاصل کرسکتا ہے بشرطیکہ وہ ہوائے نفسانی سے بچتا رہے اور اپنی طرف سے گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کو اختیار کرنے کی کوشش کرتا رہے یہی وہ مقصد ہے جس کی خاطر اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ قائم کی گئی ہے۔ خطبہ ثانیہ میں آپ نے اعلان فرمایا کہ میں ایک دو روز کے لئے ربوہ سے باہر جا رہا ہوں میرے بعد حضور ایدہ اللہ کی ہدایت کے مطابق محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل امیر مقامی کے فرائض سرانجام دیں گے۔

• لاہور کے انصار اللہ کے اجتماع میں شرکت کے لئے جو وفد لاہور جا رہا ہے اس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد کے مطابق مولانا ابوالعطاء صاحب شامل نہیں ہوں گے بلکہ ربوہ میں ہی تشریف رکھیں گے اور مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی جگہ امیر مقامی ہوں گے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

راتوں کو اٹھ اٹھ کر تہجد میں خدا کے حضور دعائیں کرو

خدا رحیم کریم ہے اور حلیم ہے وہ دعا کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا

"مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے نفسوں کا مطالعہ کرو۔ ہر ایک بدی کو چھوڑ دو لیکن بدیوں کا چھوڑ دینا کسی کے اپنے اختیار میں نہیں۔ اس واسطے راتوں کو اٹھ اٹھ کر تہجد میں خدا کے حضور دعائیں کرو وہی تمہارا پیدا کرنے والا ہے۔ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ پس اور کون ہے جو ان بدیوں کو دور کرکے نیکیوں کی توفیق تم کو دے۔ بعض لوگ کم ہمت ہوتے ہیں۔ تم ایسے مت بنو۔ کئی خطوط میرے پاس آتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ہم نے بہت نماز وظیفہ کیا۔ مگر کچھ بھی حاصل نہیں ہوا۔ ایسا آدمی جو تھک جائے نامرد اور مخنث ہے یاد رکھو ؂

گر نباشد بدوست راہ بردن ❊ شرطِ عشق است در طلب مُردن

جو جلد گھبرا جائے وہ مرد نہیں۔ کسی کی پرواہ نہ کرو۔ خواہ جذباتِ نفسانی پہلے سے بھی زیادہ جوش ماریں۔ پھر بھی مایوس نہ ہو۔ یقیناً خدا رحیم کریم ہے اور حلیم ہے وہ دعا کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا۔ تم دعا میں مصروف رہو اور اس بات سے مت گھبراؤ کہ جذباتِ نفسانی کے جوش سے گناہ صادر ہو جاتا ہے۔ وہ خدا رب کا حاکم ہے وہ چاہے تو فرشتوں کو بھی حکم کرسکتا ہے کہ تمہارے گناہ نہ لکھے جائیں۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی وفات پاگئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۳۱ ظہور۔ نہایت افسوس اور رنج کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی جو کہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے تھے کل صبح سات بجے بعمر قریباً پچاسی سال لاہور میں وفات پا گئے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

جنازہ ربوہ لایا گیا بعد نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ بعدازاں مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں آئی۔ (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ ہم میں اور ہماری نسلوں میں ہمیشہ اعمالِ صالح اور نورِ ایمان کو قائم رکھے

جو لوگ اپنی اولاد کی نیک تربیت سے غافل ہو جاتے ہیں ان کی نسلیں روحانی لحاظ سے تباہ ہو جاتی ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمودہ ۵ ستمبر ۱۹۵۸ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:
قرآن کریم میں

اللہ تعالیٰ کے اسماء

الظاہر و الباطن بھی آتے ہیں جیسا کہ وہ فرماتا ہے

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ

(سورۃ حدید رکوع ۱)

وہ اوّل بھی ہے اور آخر بھی۔ اور ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔ اس جگہ خدا تعالیٰ کو

اَلظَّاهِرُ وَ اَلْبَاطِنُ

قرار دینے کا وہی مفہوم ہے جو

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (سورۃ نور ع ۵)

میں بیان کیا گیا ہے یعنی ظاہری طور پر جو خوبیاں اور نیکیاں کسی انسان میں پائی جاتی ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی آتی ہیں اور باطنی طور پر جو صفائی دل میں پیدا ہوتی ہے۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ اسی مضمون کو ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے کہ

وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ

(انفال رکوع ۳)

جان لو کہ اللہ تعالیٰ انسان اور اس کے دل کے درمیان چکر لگاتا رہتا ہے یعنی انسانی قلب میں کوئی بھی ایسا خیال پیدا نہیں ہوتا۔ جو اللہ تعالیٰ کی نظر سے نہ گزرتا ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ انسان کی تائید میں ہو۔ تو

شیطانی وساوس اور شبہات

اس کے ایمان کو متذبذب نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر خدائی تائید شامل حال نہ ہو تو شیطانی وساوس اس پر اثر ڈال لیتے ہیں۔ گویا بتایا کہ ظاہر میں جس قدر خوبیاں پائی جاتی ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پیدا ہوتی ہیں اور باطنی صفائی بھی اسی کے فضل سے میسر آتی ہے۔ یہ انسان کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ لوگ عموماً سمجھ لیتے ہیں کہ جب ہم اچھے ہیں تو لازماً ہماری اولاد بھی قیامت تک اچھی ہی رہے گی۔ اور اس وجہ سے وہ

ان کی نیک تربیت اور

دینی تعلیم سے غافل

ہو جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی آئندہ نسلیں بالکل تباہ ہو جاتی ہیں دنیا میں تمام تباہیاں اور بربادیاں اسی وجہ سے ہوئی ہیں کہ لوگوں نے یہ خیال کر لیا کہ جب ہم اچھے ہیں تو لازماً ہماری اولاد بھی اچھی رہے گی۔ حالانکہ نہ قومی نیکیاں خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل ہوتی ہیں۔ اور نہ آئندہ نسلوں کی درستی اس کے فضل کے بغیر ہوتی ہے۔ اور اگر کسی وقت ہماری جماعت نے بھی اس نکتہ کو فراموش کر دیا تو اسے بھی انہی روحانی خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا جو پہلی قوموں کو پیش آئے

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے

کہ وہ ہمیں قربانی کی توفیق دے رہا ہے مگر سوال یہ ہے کہ صرف اتنی قربانی کرنے پر ہم یہ کس طرح امید کر سکتے ہیں کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں سال تک خدا تعالیٰ کا سایہ ہماری جماعت کے سر پر رہے گا صحابہؓ نے جو قربانیاں کیں وہ اپنی ذات میں اتنی بے مثال ہیں کہ آج بھی ان کا تصور کر کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بلالؓ کے نمونہ کو ہی دیکھ لو۔ کیا آج کوئی ایک بھی احمدی ہے جو بلالؓ جیسا نمونہ دکھا سکے سخت گرمیوں کے موسم میں جب دھوپ خوب چمک رہی ہوتی تھی۔ لوہے کی میخوں والے جوتے پہن کر مکہ کے لوگ بلالؓ کے سینہ پر چڑھ جاتے۔ اس پر ناچتے اور کودتے اور پھر کہتے کہ کہو خدا کے سوا بھی معبود ہیں۔ مگر وہ یہی کہتے کہ اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ اَحَدٌ۔ اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے۔ پھر وہ ان کے

پیروں میں رسیاں باندھ کر

کھنگروں والی گلیوں میں گھسیٹتے جس سے ان کا تمام بدن چھولیاں ہو جاتا۔ مگر اس کے باوجود ان کی زبان سے یہی الفاظ نکلتے۔ اَللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ اَحَدٌ۔ اللہ اکیلا ہے۔ اللہ اکیلا ہے۔ ان کی یہ قربانی اللہ تعالیٰ کو ایسی پسند آئی کہ ایک دفعہ جبکہ وہ مدینہ میں اذان دے رہے تھے۔ کچھ نوجوانوں نے ہنسنا شروع کر دیا۔ بلال چونکہ حبشی تھے۔ اس لئے وہ اَشْهَدُ کہنے کی بجائے اَسْهَدُ کہا کرتے تھے۔ جب

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

مدینہ میں تشریف لے آئے تو آپؐ نے حضرت بلالؓ کو مؤذن مقرر فرما دیا۔ مگر وہ ہمیشہ اَشْهَدُ

ہنسنے کی بجائے اَسْھَدُ کہا کرتے تھے کیونکہ وہ شَ کا لفظ ادا نہیں کر سکتے تھے۔ مدینہ کے بچے اور حدیث العہد نوجوان ان کی اذان سنتے تو اَسْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ کہنے پر وہ ہنس پڑتے۔

ایک دفعہ وہ اسی طرح ہنسے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تو بلال کے اَسْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے پر ہنستے ہو۔ مگر میں نے کشفی حالت میں دیکھا ہے کہ خدا عرش پر بلال کے اَسْھَدُ کہنے پر خوش ہو رہا ہے۔ گویا جس چیز کو تم ہنسی اور تحقیر کا موجب سمجھ رہے ہو۔ وہی اس کی شان کو بڑھانے والی اور اس کی عزت کو دوبالا کرنے والی ہے کیونکہ اس نے اس وقت اسلام قبول کیا تھا جب تمام لوگ دشمن تھے۔ اور اسلام کے قبول کرنے پر اسے بڑی بڑی اذیتیں دیا کرتے تھے۔

حضرت عثمان رضؓ کے خلاف

جب فتنہ اٹھا اور لوگوں نے آپ کو شہید کرنا چاہا تو اس وقت حضرت بلالؓ نے ان لوگوں کو سمجھایا اور کہا کہ اے لوگو تم ایسا نہ کرو ورنہ خدا تعالےٰ کا تم پر عذاب نازل ہوگا۔ لیکن لوگوں نے ان کی بات کی کوئی پرواہ نہ کی اور حضرت ابوبکرؓ کے ایک بیٹے نے آگے بڑھ کر حضرت عثمانؓ کی ڈاڑھی پکڑ لی۔ حضرت عثمانؓ نے اسے کچھ نہیں کہا۔ صرف نظر اٹھا کر آپ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا اے میرے بھائی کے بیٹے اگر تیرا باپ اس جگہ ہوتا تو وہ یہ حرکت نہ کرتا۔ معلوم ہوتا ہے اس کے دل میں ابھی کچھ ایمان باقی تھا۔ اس کا ہاتھ کانپ گیا اور وہ پیچھے ہٹ گیا۔ مگر پھر ایک اور منافق آگے بڑھا۔ اور اس نے آپ کو شہید کر دیا۔ غور کرو کہ صحابہؓ کتنی بڑی قربانیاں کرنے والے انسان تھے کس طرح اسلام کی حفاظت کے لئے انہوں نے

دیوانہ وار اپنی جانیں قربان کیں

مگر دوسری تیسری نسل میں ہی لوگوں کے اندر ایسا بگاڑ پیدا ہوگیا کہ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نواسوں کو میدانِ کربلا میں شہید کر دیا۔ پس اصل خوبی یہی ہے کہ قوم کو ہزاروں بلکہ لاکھوں سالوں تک توکل اور ایمان کی زندگی نصیب ہو اور اس کے افراد خدا تعالےٰ کے دامن کو ایسی مضبوطی سے پکڑے رکھیں کہ ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے جدا ہونا انہیں گوارا نہ ہو۔ اور جماعت میں کبھی ایسے لوگ پیدا نہ ہوں جو

عبد اللہ بن سبا کی طرح فتنہ برپا کرنیوالے

ہوں یا یزید کی طرح اسلام کو نقصان پہنچانے والے ہوں۔ یہ لوگ اس لئے پیدا ہوئے کہ مسلمانوں کے ایک طبقہ کے اندر نہ خلافت پر سچا ایمان باقی رہا اور نہ اس کے مطابق انہوں نے قربانیاں کیں اگر وہ لاکھوں سال تک ایمان اور عملِ صالح پر قائم رہتے تو لاکھوں سال تک خدا تعالےٰ کی حفاظت بھی ان کے شاملِ حال رہتی۔ لیکن چونکہ تیس سال کے بعد ہی خلافتِ راشدہ ان میں باقی نہ رہی اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے زمانہ میں ہی فتنے پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت مسلمانوں کے ایک طبقہ کے اندر نورِ ایمان باقی نہیں رہا تھا۔ اور جب نورِ ایمان باقی نہ رہا تو خدا تعالےٰ نے بھی اپنی نصرت کا ہاتھ ان سے کھینچ لیا۔

آخر یہ کس طرح ہو سکتا ہے

کہ کسی جگہ نور ہو اور وہاں خدا نہ ہو۔ جہاں بھی ایمان اور عملِ صالح کا نور ہوگا وہاں خدا ضرور ہوگا اور جہاں ایمان اور عملِ صالح نہیں رہے گا وہاں خدا تعالےٰ بھی پیچھے ہٹ جائے گا۔ دیکھ لو اگر آج مسلمانوں کے اندر وہی ایمان پایا جاتا جو امام حسینؓ کے اندر پایا جاتا تھا یا حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے اندر پایا جاتا تھا تو کیا وہ دنیا میں ذلیل ہوتے وہ ہر جگہ غالب ہوتے اور دنیا کی کوئی قوم ان کا مقابلہ نہ کر سکتی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آج بھی مسلمانوں کے پاس بادشاہت ہے مگر بادشاہت اصل چیز نہیں بلکہ

دل کی پاکیزگی اصل چیز ہے

یوں تو عیسائیوں کو بھی بادشاہت ملی ہوئی ہے مگر اس بادشاہت کے باوجود خدا تعالےٰ کی لعنتیں ان پر برس رہی ہیں۔ اسی طرح اسرائیل کے پاس بھی بادشاہت ہے مگر قرآن کہتا ہے کہ داؤدؑ اور مسیحؑ کی بددعا کی وجہ سے خدا تعالےٰ نے ان پر لعنت ڈالی ہوئی ہے۔ پس بادشاہت کے ملنے پر خوش نہیں ہو جانا چاہیئے اور نہ خدا تعالےٰ سے بادشاہت مانگنی چاہیئے بلکہ خدا تعالےٰ سے یہ دعائیں کرنی چاہئیں کہ خدایا تو ہمیشہ ہمارا اور ہماری اولادوں کا ساتھ دے اور ہم میں

نورِ ایمان

کو قائم رکھ اور ہمیں ایسے اعمال کے بجا لانے کی توفیق عطا فرما جو دنیا و آخرت میں تیری رضا کا موجب ہوں۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ جو کچھ چاہے گا تمہیں عطا فرمائے گا۔ چنانچہ قرآن کریم نے مومنوں کو جو دعا سکھلائی ہے وہ یہی ہے کہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ یعنی اے خدا تو ہمیں دنیا میں بھی حسنہ دے اور آخرت میں بھی حسنہ دے۔ اگر خالی دنیوی عزت ملے جس کے ساتھ اُخروی عزت نہ ہو تو وہ ایک لعنت ہوتی ہے۔ جیسے یہود کو آج کل خالی دنیوی عزت ملی ہوئی ہے یا عیسائیوں کو صرف دنیوی عزت ملی ہوئی ہے مگر اُخروی عزت سے انہیں کوئی حصہ نہیں ملا لیکن خالی اُخروی عزت بھی ایک بے ثبوت چیز ہوتی ہے۔ ثبوت والی چیز وہی ہوتی ہے جس میں دین اور دنیا دونوں اکٹھے ملیں۔ پس رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً میں

ہمیں یہ دعا سکھلائی گئی ہے

کہ الٰہی ہمیں دنیا میں بھی عزت بخش اور آخرت میں بھی ہمارے مقام کو بلند کر۔ اگر ہمیں دنیا ملے تو ہم اسے اپنی ذات کے لئے ہی استعمال نہ کریں بلکہ تیرے دین کی شوکت قائم کرنے کے لئے استعمال کریں اور تیری رضا اور خوشنودی کے لئے اسے صرف کریں۔ اگر ایسا ہو تو پھر انسان کو دنیا میں بھی عزت ملتی ہے اور خدا تعالےٰ کے حضور بھی اس کا رتبہ بڑھتا ہے۔ پس ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ ہماری اولادوں کے ساتھ قیامت تک رہے تاکہ اس کا نام ہماری نسلیں ہمیشہ بلند کرتی رہیں۔ وہ دنیا کے لئے ایک دوسرے کا گلا نہ کاٹیں۔ وہ دنیا کے لئے ایک دوسرے سے لڑیں نہیں بلکہ دنیا کے ملنے پر

دین کی اور زیادہ خدمت

کریں اور ہر قسم کی عزت ملنے کے باوجود دین کی خدمت کرنے میں فخر محسوس کریں ٭

اَلْاَزْھَارُ لِذَوَاتِ الْخِمَارِ
اوڑھنی والیوں کے لئے پھول

یہ کتاب ۶۷۸ صفحات پر مشتمل ہے اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وہ تمام تقاریر جو آپ نے مستورات میں فرمائیں درج کر دی گئی ہیں۔ تمام احمدی مستورات کے لئے یہ ایک بہت ہی قیمتی تحفہ ہے۔ نیوز پرنٹ پر چھ روپے قیمت مقرر تھی جس کی اب دو ماہ کے لئے صرف پانچ روپے قیمت کر دی گئی ہے۔ تمام لجنات اس کتاب کو ہر احمدی عورت تک پہنچا دیں تاکہ کوئی عورت اس قیمتی سرمایہ سے محروم نہ رہ جائے۔ لجنات کے اجلاسوں میں پڑھنے کے لئے بھی قریباً ہر دینی موضوع پر اس میں مضامین موجود ہیں۔

(سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جزیرہ ماریشس میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی، تربیتی اور تعلیمی مساعی

• بہائیوں کی طرف سے گفتگو کرنے سے انکار • آٹھ مدارس اور ایک کالج کا اجراء • مشن ہاؤس کی تعمیر کیلئے وقار عمل • ریڈیو پر تقاریر

(محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس)

(آخری قسط)

اخبار Le Message

ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہوتا رہا ہمارا ملک ۱۲۔ مارچ ۶۸ء کو آزاد ہوا اس موقع پر ایک خاص نمبر زیادہ تعداد میں شائع کیا اور اس میں وہ اسلامی تعلیم پیش کی جو آزاد ہونے والی حکومت اور اس کے عوام کی ترقی کے لئے نہایت مفید ہے۔ یہ باتصویر نمبر احباب نے بہت پسند کیا۔ اس نمبر کے لئے ہمارے وزیر اعظم صاحب نے بھی ایک خاص پیغام بھیجا۔

ہمارے ہر اخبار میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک خطبہ کا ترجمہ، مرکز احمدیت کی اہم خبریں۔ بیرونی مشنوں کے واقعات۔ اسلام اور دیگر مذاہب پر موازنہ کرنے والے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعودؓ کے ملفوظات کا ترجمہ بھی دیا جاتا ہے۔ ماریشس کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی اس کے خریدار ہیں۔

مرکزی اخبار اور رسائل میں سے خاص طور پر انگریزی ریویو۔ تحریک جدید۔ الفرقان۔ خالد۔ تشحیذ۔ مصباح منگوا کر تقسیم کروائے جاتے ہیں۔ نیروبی سے ایسٹ افریقن ٹائمز اور لنڈن سے مسلم ہیرلڈ اور جنوبی افریقہ سے العصر اور البشریٰ بھی آتے ہیں اور یہاں پسند کئے جاتے ہیں۔

بہائیوں سے گفتگو

گزشتہ سال عیسائی پادریوں کے حملہ کے جواب اللہ تعالےٰ نے دینے کی توفیق دی۔ پھر ایک عیسائی پادری جو دعا کے ذریعہ سے مریضوں کو شفا دینے کا اعلان کرتا تھا اس کو دعا کے مقابلہ کی دعوت پیش کرنے کا موقع ملا جس پر اس نے راہ فرار اختیار کی۔ امسال بہائیوں نے ایک خاص مہم شروع کی اور جگہ جگہ نمائش کتب منعقد کی۔ ہمارے احمدی نوجوانوں نے ان سے مختلف مواقع پر بات چیت کرنے کی کوشش کی مگر انہوں نے ہر دفعہ یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ہمیں احمدیوں کے ساتھ بات کرنا منع ہے۔"

ان کے ایک پروفیسر صاحب باہر سے آئے ہوئے ہیں ان سے ملاقات کا وقت لے کر ہمارے خدام ہمارے مقامی مبلغ مکرم ابوبکر خان صاحب کے ساتھ گئے تو انہوں نے بھی مذہبی گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔

اجتماعات :- تربیتی اور تبلیغی

مہم کو تیز تر کرنے کے لئے مجالس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ابتک پانچ حلقوں میں سہ روزہ اجتماعات ہو چکے ہیں۔ ان اجتماعات میں پبلک کانفرنسیں بھی ہوئیں اور باقی وقت تربیتی جلسوں میں گزارا گیا۔ ایک ایک دن تبلیغ کے لئے عملی تربیت پر بھی وقف کیا جاتا رہا۔ اور مختلف گروپ گھر بہ گھر جا کر اسلام کا پیغام دیتے رہے۔ اس سال اطفال الاحمدیہ کا پہلا اجتماع بھی ایک دن کے لئے دارالسلام میں ہوا۔ جملہ برانچوں سے احمدی بچے حاضر تھے اور ہر برانچ نے اپنے تعلیمی اور کھیلوں کے عمدہ پروگرام پیش کئے۔

لجنہ اماء اللہ

نے اس سال اپنی برانچوں کو زیادہ مضبوط کرنے کے علاوہ جلسہ سیرۃ النبیؐ پوری شان سے منایا۔ ناصرات الاحمدیہ کا پہلا مرکزی اجتماع بھی کروایا جو اطفال الاحمدیہ سے بھی نمبر لے گیا اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

جماعت احمدیہ تعلیمی میدان میں

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام آٹھ مدارس کام کر رہے ہیں جن میں بچوں کو قرآن مجید پڑھانے اور دینی تعلیم دینے پر سات پارٹ ٹائم اور دو فل ٹائم اساتذہ کام کر رہے ہیں۔ ان میں درجنوں مسلمان بچے بھی پڑھ رہے ہیں۔ ان مدارس کی تنظیم اور تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کے لئے اس سال چار سیمینار بھی منعقد کیے گئے۔ اس سال کا ایک اہم کام تعلیم الاسلام احمدیہ کالج روز ہل کا اجراء ہے۔ جو چھ ماہ بخیر و خوبی گزار چکا ہے۔ بھائی احمد حسن صاحب سوکیہ (ریٹائرڈ گورنمنٹ ہیڈ ماسٹر) اس کے پرنسپل ہیں اور ۸۰ طلباء نے امسال داخلہ لیا ہے۔ گورنمنٹ نے بھی اسے رجسٹرڈ کر لیا ہے اور اپنی سکیموں میں اسے شامل کر لیا ہے۔ پہلا سال بہت ہی مشکلات کا ہوتا ہے تاہم اساتذہ کی تنخواہیں طلبہ کی فیسوں سے ادا ہو رہی ہیں اور کالج کی ترقی کے لئے جماعت مالی مدد بھی کر رہی ہے۔ احمدی بچوں کے لئے نماز باجماعت پڑھنے اور دینیات کا علم سیکھنے کا بھی انتظام ہے۔

مشن ہاؤس کی تعمیر

ماریشس میں ہماری چار پختہ سیمنٹ کی بنی ہوئی مساجد ہیں اور دو لکڑی اور ٹین کی۔ گزشتہ سال ۶۔ اگست کو جماعت کی ایک اہم ضرورت "مشن ہاؤس" کی تعمیر کا کام شروع ہوا۔ حضور کی دعاؤں سے آہستہ آہستہ بنتا رہا اور اس سال ۲۔ اپریل کو کم و بیش دو سو خدام، اطفال اور انصار نے وقار عمل کے ذریعہ تیسری چھت ۳۴ فٹ کی بلندی پر ڈالی۔ منگل کا دن تھا سب لوگ اپنے اپنے کاموں اور دفتروں سے فارغ ہوتے ہی دارالسلام پہنچ گئے اور ۴ بجے کنکریٹ بننا شروع ہو گیا۔ بس پھر کیا تھا دیکھتے ہی دیکھتے کام ہوتا گیا اور کھانے کا وقت آیا تو باری باری کھانا بعض احباب نے کھایا مگر کام کو بند نہ ہونے دیا۔ اتفاقاً ایک غیر احمدی انجنیئر صاحب بھی آ گئے وہ خدام کے جوش اور کام کی رفتار اور تنظیم کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ ایک طفل کے سر پر اوپر سے بالٹی آن گری۔ خون کی دھار نکلتے دیکھ کر سب ڈر گئے۔ اللہ تعالےٰ نے دعاؤں کو سنا اور ہسپتال سے واپسی پر معلوم ہوا کہ چوٹ معمولی ہے فکر کی بات نہیں۔ ہمارے ایک ۶۹ سالہ بزرگ اپنے علاقہ کے نوجوانوں کو ساتھ لے کر آئے اور باوجود بیماری کے کام کی نگرانی کرتے رہے (مجھے افسوس ہے کہ یہ بزرگ جون ۶۸ء میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ان کا نام مکرم ہاشم خان صاحب مخدوم تھا۔ اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان جیسے متقی۔ مخلص اور فدائی احمدی زیادہ سے زیادہ ہمیں مہیا فرماتا رہے۔ آمین) ہمیں رات کے بارہ بجے کام ختم ہونے پر علم احمدیت لہرایا گیا۔ نعرہ تکبیر اللہ اکبر کی آوازوں کے ساتھ اختتامی دعا ہوئی۔

ریڈیو پر اس سال سیرۃ النبیؐ پر تقریر کرنے کا موقع ملا۔ علاوہ ازیں "ہم اور ہمارا روشن مستقبل" کے عنوان پر سلسلہ وار میری دس تقاریر براڈکاسٹ ہوئیں جن میں قرآن مجید کی تعلیم کو پیش کیا گیا۔ مسلمانوں کے علاوہ ہندوؤں نے بھی ان تقاریر کو بہت پسند کیا۔

اخبارات میں جماعت کی کارگزاری شائع ہونے کے علاوہ ایک خاص سلسلہ مضامین اخبارات میں شائع ہوا۔ پانچ مضامین شائع ہوئے جن میں کسر صلیب۔ قتل خنزیر۔ وفات مسیح۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین تھے۔ اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات پر روشنی ڈالی گئی۔ اس کی وجہ سے عیسائیوں میں اسلام اور جماعت احمدیہ کے متعلق دلچسپی بڑھ رہی ہے۔

بالآخر درخواست دعا ہے کہ مقدور بھر ہم اسلام کی اشاعت کے لئے کوشش کر رہے ہیں مگر اس کی تکمیل خدا تعالےٰ کے فضل سے ہی ہو سکتی ہے۔ پس اس کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے ٭

درخواست دعا

برادرم نصیر احمد صاحب شاد کا آجکل شاہد کلاس کا امتحان ہو رہا ہے دو تین دن سے کی داڑھ میں سخت تکلیف ہے۔ داڑھ نکلوانے کی وجہ سے بخار بھی ہو گیا ہے۔ آج امتحان میں بھی شامل نہیں ہو سکے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو جلد صحت عطا فرمائے۔

(محمد نواز مومن)

احادیث الرسولؐ

حکمت و معرفت کے انمول خزانے

عَنْ عُمَرَ بْنِ لْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْیٍ فَاِذَا امْرَأَۃٌ مِنَ السَّبْیِ تَسْعٰی وَاِذَا وَجَدَتْ صَبِیًّا فِی السَّبْیِ اَخَذَتْہُ فَاَلْزَقَتْہُ بِبَطْنِھَا فَاَرْضَعَتْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ ھٰذِہِ الْمَرْأَۃَ طَارِحَۃً وَلَدَھَا فِی النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰہِ فَقَالَ اللّٰہُ اَرْحَمُ بِعِبَادِہٖ مِنْ ھٰذِہٖ بِوَلَدِھَا۔

(بخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ جنگی قیدی لائے گئے ان قیدیوں میں ایک عورت بھی تھی جو گھبراہٹ کی حالت میں اِدھر اُدھر دوڑتی پھرتی تھی۔ جونہی اسے ان قیدیوں میں کوئی بچہ ملتا وہ اسے اٹھاکر اپنی چھاتی سے لگالیتی اور اسے دودھ پلانا شروع کر دیتی۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے (یہ نظارہ دیکھ کر) فرمایا کہ کیا آپ لوگ خیال کرسکتے ہیں کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینکنے پر رضا مند ہوسکتی ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ بخدا ایسا نہیں ہوسکتا۔ اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا رحم اِس ماں کو اپنے بچے پر آتا ہے اس سے بدرجہا زیادہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہے۔

تشریح:۔ ماں کی مامتا کے اِس منظر نے رحمۃٌ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں ایک ہیجان پیدا کر دیا۔ آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو بھی اِس احساس میں شریک کیا گویا اللہ تعالیٰ کی بے پایاں محبت اور اس کے بے انتہا رحم کے تصور کے لئے حضور علیہ السلام کو اِس دنیا میں اگر کوئی مثال مل سکی تو وہ اس مامتا کی ماری ماں کی مثال تھی جس کا بچہ قیدیوں کے گھمسان میں گم ہوگیا تھا۔ ماں کی محبت اور شفقت کے مقام کی اِس سے زیادہ لطیف تعبیر کیا ہوگی کہ اس کی محبت کو خدا کی محبت سے تشبیہہ دی گئی ہے۔

(۲)

حَدَّثَنِیْ اَبُو الطُّفَیْلِ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعْرَانَۃِ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ غُلَامٌ اَحْمِلُ عُضْوَ الْبَعِیْرِ فَاَتَتْہُ امْرَأَۃٌ فَبَسَطَ لَھَا رِدَاءَہٗ قُلْتُ مَنْ ھٰذِہٖ قَالَ اُمُّہُ الَّتِیْ اَرْضَعَتْہُ

(الادب المفرد)

ترجمہ:۔ حضرت ابوالطفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے دیکھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جعرانہ مقام پر گوشت تقسیم فرمارہے تھے۔ اُن ایام میں مَیں نوجوان تھا اور مَیں اونٹ کے گوشت کا ایک ٹکڑا اٹھائے جارہا تھا کہ اتنے میں وہاں ایک عورت آگئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھتے ہی اس کے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر بچھادی۔ مَیں نے دریافت کیا کہ یہ کون خاتون ہیں جن کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اتنی محبت اور اکرام کا اظہار کیا ہے؟ کسی نے بتایا کہ یہ حضورؐ کی رضاعی والدہ ہیں جنہوں نے بچپن میں آپؐ کو دودھ پلایا تھا۔

تشریح:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی والدہ ماجدہ کا آپؐ کی صغرسنی میں ہی انتقال ہوگیا تھا۔ رضاعی والدہ کا یہ اعزاز بتلاتا ہے کہ حضورؐ کی نظر میں حقیقی والدہ کا کیا مقام ہوگا۔

صداقتِ اسلام

قرآن مجید مغرب کی نظر میں

"قرآن بنی نوع کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ اس قابل ہے کہ یہ مکمل صحیح اور وسیع رنگ میں مغرب میں پہچانا جائے۔" (پروفیسر آربری)

(مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس مبلغ مغربی جرمنی)

قرآن کریم ایک شجرۂ طیبہ ہے جسکے پھل اور سایہ سے ہر زمانہ میں لوگ اپنی اپنی استطاعت کے مطابق فائدہ اٹھاتے چلے جاتے ہیں۔ اس کے مطالعہ اور اس پر عمل کرنے سے لوگ اندھیرے سے روشنی کی طرف آتے چلے جاتے ہیں۔

یہ وہ عظیم الشان کتاب ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ کِتٰبًا فِیْہِ ذِکْرُکُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ (انبیاء)

یعنی ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی زبردست کتاب اتاری ہے جس میں تمہارا شرف اور بزرگی مضمر ہے یا اس پر عمل کرنے کے نتیجہ میں تم ایک تاریخی قوم بن جاؤگے ——

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں ظاہر ہوئے جبکہ عرب جاہل اَن پڑھ اور اخلاقی لحاظ سے گرے ہوئے تھے۔ آپ نے انہیں فرمایا میری پیروی کرو۔ یہ قرآن تم کو عالم۔ عقلمند اور دنیا کا فاتح بنادیگا۔ تاریخ اس پر شاہد ہے کہ پیارے رسول کی پیاری باتیں درست ثابت ہوئیں جس کی غیر مسلم اقوام کے سنجیدہ طبقہ نے بھی گواہی دی۔ اَلْفَضْلُ مَاشَہِدَتْ بِہِ الْاَعْدَاءُ۔

چنانچہ سر تھومس آرنلڈ جس نے اسلام پر ایک کتاب Preachings of Islam لکھی ہے۔ اپنی ایک دوسری کتاب Legacy of Islam میں لکھتا ہے:۔

"اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا جبکہ یورپ کا اکثر حصہ پسماندہ اور بُری حالت میں تھا۔ اس وقت سپین کے مسلمانوں نے بلحاظ دنیاوی اور روحانی زبردست تہذیب کی بنیاد رکھی اور اقتصادی زندگی کو منظم کیا۔ سپین کے مسلمانوں نے آرٹ۔ سائنس۔ فلاسفی اور شاعری میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ اس کا اثر اتنا زیادہ تھا کہ جس تک تیرھویں صدی کا انتہائی عیسائی سوچ بچار بھی نہ پہنچ سکا۔ حقیقت یہ ہے کہ سپین اس وقت باقی یورپ کے لئے ایک روشنی کا ذریعہ تھا۔"

قرآن مجید کی برکت اور حضورؐ کی صحبت کا یہ نتیجہ تھا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ایک زبردست انقلاب رونما ہوا جس کی مثال پیش کرنے سے تاریخ قاصر ہے۔

دیگر مذہبی کتب میں تو ردّوبدل ہوتا چلا گیا مگر اس خدائی کلام میں ایک حرف کی بھی تبدیلی نہ ہوئی۔ یورپ کے علماء و مستشرقین نے کافی کوشش کی کہ اس میں بعد کی کوئی تبدیلی ثابت کرسکیں مگر ان کی کوششیں ناکام رہیں۔ مشہور جرمن مستشرق نولڈیکے اپنی کتاب "تاریخ القرآن" میں اس بات کا اقرار کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

(۱) "یورپین علماء کی یہ کوششیں کہ قرآن میں کوئی تحریف ثابت کریں قطعاً ناکام رہی ہیں۔"

مزید لکھتا ہے:۔

(۲) "آج کا قرآن بعینہٖ وہی ہے جو صحابہ کے وقت میں تھا۔"

اسی طرح ایک اور مترجم قرآن جرمن Rudi Paret اپنے ترجمہ قرآن کے دیباچہ میں قرآن مجید کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار یوں کرتا ہے:۔

"اگرچہ قرآن میں سینکڑوں آیات کی مختلف قرائتیں ہیں مگر مجموعی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ قرآن قابلِ اعتبار ہے اور اسکے الفاظ اسی حالت میں آگے چلے آرہے ہیں جیسے کہ پیغمبر اسلام کے منہ سے اس کے صحابہ نے سُنے تھے۔"

سر ولیم میور دیباچہ لائف آف محمدؐ میں لکھتا ہے:۔

(۱) دنیا کے پردے پر غالباً قرآن کے سوا کوئی اور کتاب ایسی نہیں جو بارہ سو سال (اب چودہ سو سال ناقل) کے طویل عرصہ تک بغیر کسی قسم کی تحریف و تبدیلی کے اپنی اصلی حالت میں محفوظ رہی ہو۔"

مزید لکھتا ہے:۔

(۲) "ہماری اناجیل کا مسلمانوں کے قرآن کے ساتھ مقابلہ کرنا جو بالکل غیر محرف و مبدل چلا آیا ہے دو ایسی چیزوں کا مقابلہ کرنا ہے جنہیں آپس میں کوئی بھی نسبت نہیں۔"

(۳) "اس بات کی پوری پوری اندرونی اور بیرونی ضمانتیں موجود ہیں کہ قرآن اب بھی اسی شکل و صورت میں ہے جس میں کہ محمدؐ نے اسے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔"

(۴) "ہم یہ بات پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کی ہر آیت محمدؐ سے لیکر آجتک اپنی اصلی اور غیر محرف صورت میں چلی آئی ہے۔"

(باقی)

تاریخِ اسلام

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عثمان نام، ابوعمرو ابوعبداللہ کنیت اور ذوالنورین و غنی لقب تھا۔ عفان کے بیٹے اور قریش کی مشہور شاخ بنی امیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ پانچویں پشت پر ان کا سلسلۂ نسب رسولِ کریم سے مل جاتا ہے۔ بنی امیہ کا خاندان عہدِ جاہلیت ہی سے نہایت ممتاز و محترم چلا آتا تھا۔ فوجی نشان کی علم داری اسی خاندان میں تھی

حضرت عثمان غنی رضؓ ہجرت نبویؐ سے ۴۷ سال پہلے پیدا ہوئے۔ تجارت ذریعہ معاش تھی۔ دیانت اور راستبازی سے اس معزز پیشے میں اس قدر ترقی کی کہ تاجر سے تاج ور بن گئے۔ جواہر میں کھیلنے اور غنی کہلانے لگے۔ ۳۴ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو صاحبزادیوں کا عقد ان سے کیا تھا۔ اس لئے وہ ذوالنورین کہلاتے تھے۔

ان کے چچا حکم نے انہیں مسلمان ہونے کے جرم میں نہایت سنگدلی سے زدو کوب کیا۔ اور تمام خویش و اقارب ان سے روگرداں ہو گئے لیکن ان کے پائے ثبات میں ذرا لغزش نہ پیدا ہوئی۔ اور اسلام کے صبر آزما راستے میں ہر مصیبت کو خوشی سے برداشت کرتے رہے۔ آخر ہجرت کا اذن ملنے پر سب سے پہلے اپنی اہلیہ حضرت رقیہ کے ہمراہ حبشہ روانہ ہوئے۔ پھر چند سال کے بعد وہاں سے واپس آ کر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

انہوں نے اپنی دولت دین اور ملت کے لئے وقف کر دی۔ ایک دفعہ مدینہ میں سخت قحط پڑا۔ تو بے شمار حاجت مندوں میں غلہ تقسیم کیا۔ مدینہ میں پانی کی قلت سے مسلمانوں کو سخت تکلیف ہوتی تھی صرف ایک کنواں رومہ تھا وہ بھی ایک یہودی کے قبضہ میں تھا۔ وہ بہت مہنگے داموں پانی فروخت کرتا تھا۔ آپ نے وہ کنواں ۳۵ ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔

غزوہ بدر کے وقت حضرت رقیہ سخت بیمار ہو گئیں۔ اس لئے رسول اللہ نے حضرت عثمان کو شرکتِ جنگ سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ "تم مدینہ ہی میں رہو۔ تمہیں شمولیت کا اجر اور غنیمت میں سے شرکائے جنگ کے برابر حصہ ملے گا۔ انہوں نے غزوہ احد میں شرکت کی۔ جب آنحضرت کی شہادت کی افواہ اڑی تو وہ انتہائے اضطراب کی وجہ سے حواس باختہ ہو گئے غزوہ ذات الرقاع پر مدینہ میں نیابت رسول کی سعادت نصیب ہوئی۔ غزوہ حدیبیہ میں سفارت کے فرائض انجام دیئے اور جب ان کی خبر شہادت مشہور ہوئی۔ تو بیعت رضوان لی گئی۔ اس بلند ترین اعزاز میں کوئی صحابی ان کا حریف نہیں۔ غزوہ تبوک اس زمانہ میں پیش آیا جب قحط کا ہولناک دیو عرب کے گوشے گوشے پر مسلط تھا تمام آسودہ حال صحابہ نے مصارف جنگ کے ضمن میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مالی امداد میں حصہ لیا حضرت عثمان نے آدھی یا بروایت دیگر تہائی فوج کے مصارف کا بارِ گراں اپنے دوشِ ہمت پر اٹھا لیا۔ علاوہ بریں ہزار دینار نقد ہزار اونٹ اور ستر گھوڑے بطور امداد پیش کئے۔ رسولِ کریمؐ، حضرت عثمان غنی رضؓ کی اس بروقت اور گراں قدر خدمت سے بے حد متاثر ہوئے۔

مجلس شوریٰ

خلافت کے نہایت اہم سیاسی معاملات کے تصفیئے کے لئے حضرت عثمان غنی رضؓ ایک مجلس مشاورت منعقد کر کے صحابہ کرام رضؓ اور عمال سے مشورہ لیا کرتے تھے۔

صوبوں کی تقسیم

صوبوں کی تقسیم میں کسی قدر تبدیلی کر دی گئی۔ مثلاً شام کے مختلف صوبوں کو یکجا کر کے ایک صوبہ بنا دیا گیا۔ اور اس کی عنان انتظام حضرت امیر معاویہ کے ہاتھ میں دے دی گئی۔ نئے مفتوحہ علاقوں کو نئے صوبوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

حکام کا احتساب

اگرچہ حضرت عثمان غنی فطرتاً نرم طبع ہونے کے باعث حضرت عمرؓ کی طرح عمال کے اعمال کا سختی سے احتساب نہ کرتے تھے لیکن جب کبھی کسی حاکم سے اسلام، اخلاق یا سیاست کے خلاف کوئی حرکت سرزد ہوتی اسی وقت اس کے خلاف شدید تدابیر عمل لاتے تھے۔ چنانچہ سعد بن ابی وقاص ولید۔ سعید بن العاص اور ابوموسےٰ اشعری کو مختلف امور کی پاداش میں مناسب سزائیں دیں۔

حج کی تقریب پر تمام صوبوں کے حاکم طلب کئے جاتے تھے اور عام اجازت دی جاتی تھی کہ جس شخص کو کسی عامل کے خلاف کوئی شکایت ہو وہ پیش کرے۔ اس طرح ہر فریادی کی مناسب دادرسی کی جاتی تھی۔

بیت المال کی آمدنی اور خرچ

حضرت عثمان غنیؓ کے زمانے میں جدید فتوحات کی بنا پر آمدنی میں معقول اضافہ ہو گیا اور اسی لحاظ سے لوگوں کو وظیفے عطا کرنے کے باعث خرچ بھی بڑھ گیا۔ رمضان میں نقد رقم پانے والے افراد کے لئے کھانا بھی مقرر کر دیا گیا۔ علاوہ بریں رفاہ عام کے کاموں میں بھی بہت سا روپیہ صرف کیا گیا۔

فوجی نظام

فوج کے محکمے میں ترقی اور تبدیلی کی گئی۔ سپاہیوں کی تنخواہ بڑھا دی گئی مزید فوجی چھاؤنیاں قائم کی گئیں شام میں انطاکیہ سے طرطوس تک اور بحیرہ روم کے ساحل پر فوجی نو آبادیاں بسائی گئیں۔ گھوڑوں وغیرہ کی چراگاہوں میں معقول اضافہ کیا گیا۔ اس سلسلے میں چشمے جاری کرائے گئے۔

بحری فوج

بحری فوج کا قیام عہد عثمانی کا بہت بڑا کارنامہ ہے جب امیر معاویہ نے حضرت عثمان غنی سے بحیرہ روم میں فوجیں اتارنے کی اجازت طلب کی تو پہلے آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح انکار کر دیا۔ لیکن بعد میں پیہم اصرار سے مجبور ہو کر اس شرط پر اجازت دے دی کہ شرکت جنگ کے لئے کسی پر جبر نہ کیا جائے۔ امیر معاویہ نے جزیرہ قبرص کو فتح کرنے کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں اس قدر عظیم الشان اسلامی بیڑہ تیار کر لیا کہ اس زمانے کا سب سے زبردست رومی بیڑہ بھی اس کے آگے فروغ نہ پا سکا۔ چنانچہ ۳۱ ہجری میں جب رومی بیڑے نے چھ سو جہازوں کی بے پناہ طاقت سے سواحل شام پر حملہ کیا تو اسلامی بیڑے نے اسے شکست فاش دے کر زبان واقعیت سے اپنی آفاق گیر برتری کا اعلان کر دیا۔

امورِ رفاہِ عامہ

حضرت عثمان غنی نے عامۃ الناس کے فائدے کے لئے بہت سے کام انجام دیئے مثلاً دفتروں کے لئے وسیع عمارتیں بنوائیں۔ پل، مسافر خانے اور سڑکیں تعمیر کرائیں کوفہ میں ایک بہت بڑا مہمان خانہ بنوایا۔ نجد اور مدینہ کے درمیان ایک سرائے تعمیر کروائی اور ایک کنواں کھدوایا۔ مدینہ کو سیلاب سے محفوظ رکھنے کے لئے مدینہ کے قریب ایک بند بنوا کر نہر کھدوادی اور سیلاب کا رخ تبدیل کر دیا۔

مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع

مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع حضرت عثمان غنی کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اگرچہ حضرت فاروق اعظم نے اپنے عہد میں اسے کافی وسعت دی تھی لیکن عہد عثمانی میں یہ بالکل ناکافی ثابت ہوئی اس لئے انہوں نے از سر نو اس کی تعمیر و توسیع کرائی۔

قرآن مجید کی اشاعت

ان کی سب سے بڑی مذہبی خدمت یہ ہے کہ انہوں نے تمام مسلمانوں کو ایک قرأت اور ایک قرآن پر متحد کیا۔ عرب میں بعض الفاظ قرآنی کا املا اور تلفظ مختلف طریقوں سے کیا جاتا تھا۔ لیکن معنے بدستور تمام و محفوظ رہتے تھے۔ مگر عجمیوں میں اس خفیف اختلاف کو زبردست اہمیت حاصل ہو گئی اور ہر مقام کے باشندے اپنی ہی قرأت کو صحیح سمجھنے لگے حضرت حذیفہ بن یمان نے عجمیوں کے اس اختلاف کو نہ اندیشہ کی نظروں سے دیکھا چنانچہ انہوں نے ایک جہاد سے واپس آ کر دربارِ خلافت میں عرض کی۔ اس اہم امر کا انسداد کرنا چاہیئے۔ اس پر حضرت عثمان نے عہد صدیقی کا مرتب کیا ہوا نسخہ مہیا کر کے اس کی نقلیں تمام اسلامی ملکوں میں ارسال کرا دیں۔

مؤذنین

عہد عثمانی میں مؤذنین مساجد کی باضابطہ تنخواہیں مقرر ہیں۔

دوسری خدمات

حضرت عثمان غنی رضؓ مدینہ میں اہل اسلام کو مذہبی تعلیم اور اخلاقی تربیت دینے کا فریضہ خود انجام دیتے تھے۔

مدینہ والوں میں کبوتر بازی اور غلیل بازی کا عام رواج ہو گیا تھا انہوں نے ان دونوں مشغلوں کو لہو و لعب قرار دے کر ان کی ممانعت کر دی۔ (تاریخ اسلام)

بزرگانِ اسلام

۴۱

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام مالک تھا کنیت عبداللہ اور لقب امام دارالہجرت سلسلہ نسب یوں ہے۔ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمر بن حارث آپ خالص عرب خاندان سے تھے یہ خاندان جاہلیت اور اسلام دونوں میں معزز سمجھا جاتا تھا آپ مدینہ میں ۹۳ھ میں پیدا ہوئے مدینۃ النبی میں رہے اور وہیں وفات پائی آپ مدینہ کے عالم۔ امام فقیہہ اور محدث تھے یہاں تک کہ آپ کے متعلق یہ کہا جاتا تھا کہ مدینہ میں امام مالک کے موجود ہوتے ہوئے اور کون فتوے دے سکتا ہے۔ آپ امام شافعیؒ کے استاد تھے۔ امام شافعیؒ نے آپ کے متعلق فرمایا:-

"تابعین کے بعد امام مالکؒ لوگوں کے لئے سب سے بڑی حجت ہیں امام مالک میرے استاد ہیں جب کوئی حدیث مالک کی روایت سے تم کو پہنچے تو اسے مضبوطی سے پکڑ لو کیونکہ وہ علم حدیث کا ایک درخشاں ستارہ ہیں"

امام مالکؒ نے ربیعہ بن عبدالرحمان سے علم فقہ پڑھا اور متعدد علمائے حدیث مثلاً نافع مولے ابن عمرؓ زہریؓ ابوالزنادؓ اور یحیٰے بن سعیدؓ انصاری سے علم حدیث کی تحصیل کی۔

آپ نے علم حدیث میں کتاب موطا تصنیف کی۔ اور اس میں فقہ کی طرز پر ابواب کو ترتیب دیا۔ موطا کے متعلق امام شافعی فرماتے ہیں۔ کہ کتاب اللہ کے بعد امام مالک کی کتاب سے زیادہ صحیح کوئی دوسری کتاب روئے زمین پر موجود نہیں ہے۔

امام مالکؒ مسائل کے استخراج کے لئے صرف قرآن مجید اور حدیث پر اعتماد رکھتے تھے اور جس حدیث کی سند وہ صحیح سمجھتے تھے۔ اس سے استدلال کرتے تھے خواہ وہ ایسی روایت کیوں نہ ہو جسے ایک راوی نے روایت کیا ہو

آپ اہل مدینہ کے تعامل اور اقوالِ صحابہ کو قابلِ سند قرار دیتے تھے اور نص کی عدم موجودگی میں اپنے اجتہاد سے یا مصلحت عامہ کے تقاضا کے مطابق فتوے دیتے تھے

آپ کے شاگرد

امام ابوحنیفہ کے خاص شاگرد امام محمد بن حسن امام مالک کے بھی شاگرد تھے۔ اسی طرح امام شافعیؒ بھی ان کے شاگرد تھے ان کے علاوہ حسب ذیل فقہا ان کے شاگرد اور مقلد تھے یحیی اللیثی اندلسی انہوں نے آپ سے موطا کی روایت کی ہے۔ عبدالسلام تنوخی عرف سحنون۔ عبدالرحمٰن بن قاسم۔ عبداللہ بن وہب۔ اشہب بن عبدالعزیز۔ عبداللہ بن عبدالحکم۔ امام صاحب کے ان شاگردوں کا ذکر جابجا ابن رشد کی کتاب بدایۃ المجتہد میں آتا ہے اس وقت امام مالک کے مقلدین کا سرمایہ علمی مدونۃ الکبریٰ ہے۔ جسے آپ کے شاگرد سحنون نے مرتب کیا ہے۔

امام مالک اپنی رائے کے اظہار میں کسی کے جاہ وجلال یا کسی کی تہدید و ترہیب سے ہرگز نہ ڈرتے تھے اور اپنے ایمان و عقیدہ کی خاطر مصائب زمانہ کو بڑے صبرو استقلال سے برداشت کرتے تھے۔

یہ عباسی خلیفہ منصور کا زمانہ تھا لوگ اس وقت خلیفہ سے بدظن ہو چکے تھے اور محض فتنہ و فساد کے خوف سے بالاکراہ بیعت کرتے تھے۔ اور بعد میں بغاوت پر آمادہ ہو جاتے تھے۔ اس صورتِ حال کے تدارک کے لئے خلیفہ نے بیعت میں یہ الفاظ بڑھا دئے۔ کہ اگر میں دل سے بیعت نہ کروں تو میری بیوی کو طلاق۔ امام مالک نے اس پر فتوے دیا کہ یہ تو جبری طلاق کی ایک قسم ہے اور جبری طلاق واقع نہیں ہوتی۔ امام مالکؒ کو مجبور کیا گیا۔ کہ وہ اس فتوے کو واپس لے لیں۔ لیکن آپ نے اس فتوے کو واپس لینے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ آپ کو اس کی پاداش میں کوڑوں کی سزا دی گئی جو آپ نے نہایت صبرو استقلال سے برداشت کی۔

عام طور پر جب آپ کو کسی جزئی مسئلہ کے متعلق علم نہ ہوتا تو اس کے متعلق دریافت کرنے والے کو آپ صاف کہہ دیتے کہ "لاادری" میں نہیں جانتا امام صاحب کے شاگرد ابن وہب کہتے ہیں کہ اگر میں امام کی "لاادری" لکھتا تو شاید کئی تختیاں بھر جاتیں۔

مالکی مذہب کا منبع مدینہ ہے یہ پورے حجاز میں پھیل گیا لیکن بعد میں صرف مغرب اقصیٰ اور اندلس میں محدود ہو کر رہ گیا ابن خلدون نے اس کا سبب یہ بیان کیا ہے

"ان ملکوں کے فقہا کا منتہائے سفر حجاز رہا اور وہ اس سے آگے نہ بڑھے۔ اس زمانہ میں چونکہ مدینہ ہی علمی مرکز تھا اور عراق ان کے راستہ میں نہیں پڑتا تھا علاوہ ازیں خلافت بغداد سے ان علاقہ کی حکومتوں کو سیاسی رقابت تھی۔ اس وجہ سے بھی ان علاقوں کے رہنے والوں کا رُخ ادھر نہ ہوتا اس لئے انہیں جو کچھ سیکھنا تھا وہ علمائے مدینہ سے ہی سیکھا دوسرے یہ کہ مغرب اقصیٰ اور اندلس کے باشندے بدوی معاشرت کے دلدادہ تھے اور اہل عراق کے تمدن سے سروکار نہیں رکھتے تھے لہذا معاشرہ کی یکسانی کے سبب ان کا میلان طبع اہل حجاز کی طرف زیادہ تھا"

اس مذہب کا زیادہ تر عروج مغرب اقصیٰ۔ الجزائر۔ تونس۔ طرابلس بالائی مصر سوڈان۔ بحرین اور کویت میں رہا ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ

"میں تحریک کرتا ہوں کہ سیاسی طور پر معزز سمجھی جانے والی اقوام کے لوگ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں وقت بہت تھوڑا ہے اور کام بہت زیادہ ہے خدا تعالیٰ اب زیادہ انتظار نہیں کر سکتا۔ اگر ہم سستی سے کام لیں گے تو خدا تعالیٰ اپنے کام کے لئے کوئی اور انتظام کرے گا اور ہماری بدقسمتی پر مہر ہو جائے گی۔ کاش ہمارے دل اس فرض کو پورے طور پر محسوس کریں۔ اے عزیزو! کاش ہمارے ایمان آج ہم کو شرمندگی سے بچالیں۔ کاش ہمارے جسم ہماری روح کے تابع ہو کر ہمیں اپنا فرض ادا کرنے دیں۔ کاش ہمارے آج کے اعمال ہمیں قیامت کے دن ہم کو شرمساری اور روسیاہی سے بچالیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ہر فرد آگے بڑھتا اور اپنی زندگی وقف کرتا کم سے کم ایک حصہ تو آگے بڑھنا چاہیئے۔ ۔ ۔ ۔ ضرورت ہے کہ آئندہ مدرسہ احمدیہ میں زیادہ بچے داخل کرائے جائیں ۔ ۔ ۔ ۔ تا انہیں خدمت دین کے لئے تیار کیا جا سکے"

وکالت دیوان تحریک جدید۔ ربوہ

خدام الاحمدیہ کا ۲۶ واں سالانہ اجتماع

۱۸-۱۹-۲۰ اخاء/ اکتوبر ۱۳۴۷ ہش / ۱۹۶۸ء

ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ اخاء ۱۳۴۷ ہش ربوہ میں منعقد ہوگا۔ ضروری ہدایات درج ذیل ہیں۔

۱۔ شمولیت:۔ ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اجتماع میں شمولیت کے لئے اپنے نمائندگان بھجوائے اور مقامی قائدین کا فرض ہے کہ وہ خود اپنے دوسرے کاموں کا حرج کر کے بھی ضرور اجتماع میں شامل ہوں۔

۲۔ رہائش:۔ اجتماع کے ایام میں خدام کی رہائش خود ساختہ خیموں میں ہوگی۔ اجتماع پر آنے والے خدام کے دس دس کے حزب بنا دیئے جائیں اور ہر حزب کے اراکین اپنی رہائش کا خیمہ تیار کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سامان ہمراہ لائیں گے۔

سوتلی کی رسی ۴۰ فٹ۔ دو دوتہیاں یا چار کھیس، چار مضبوط لاٹھیاں، آٹھ کھونٹیاں (یعنی کِلّے)

۳۔ خادم کا سامان:۔ اجتماع میں شامل ہونے والے ہر خادم کے پاس ایک تھیلہ ہونا لازمی ہے جس میں مندرجہ ذیل سامان ہونا چاہیئے۔

پلیٹ۔ گلاس یا مگ۔ رسی، دیاسلائی۔ پنسل۔ سوئی، دھاگہ کاغذ ۳۰"×۳۰"×۴۰" کا تکون رومال یا چار چوڑی دو گز لمبی پٹی۔ بھنے ہوئے چنے ایک سیر اور گڑ حسب خواہش (ناشتہ کے لئے)

۴۔ مجلس شوریٰ:۔ (۱) شوریٰ کے لئے ہر مجلس ۲۰ اراکین یا ۲۰ کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب کر کے بھجوائے گی۔

(۲) مجلس شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے تجاویز مورخہ ۱۰ تبوک (ستمبر) تک مرکزیہ کو بھجوا دی جائیں۔

(۳) اس سال مجلس کے اراکین آئندہ دو سال کے لئے صدر مجلس کے عہدہ کے لئے تین ناموں کی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں سفارش کریں گے۔

۵۔ علمی مقابلہ جات:۔ اجتماع کے موقعہ پر مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہونگے ان کے لئے خدام ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

۱۔ تلاوت قرآن کریم ۲۔ حفظ قرآن کریم
۳۔ ترجمہ و تفسیر قرآن کریم ۴۔ مطالعہ حدیث (ہر سہ معیار)
۵۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
۶۔ مضمون نویسی (ہر سہ معیار) ۷۔ تقاریر (ہر سہ معیار)
۸۔ مشاہدہ و معائنہ ۹۔ عام دینی معلومات (ہر سہ معیار)
۱۰۔ نظم ۱۱۔ اذان
۱۲۔ پیغام رسانی (ٹیم چھ خدام پر مشتمل ہوگی)
۱۳۔ فارسی قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام "عجب نوریست در جان محمدؐ" کے زیادہ سے زیادہ اشعار صحیح تلفظ اور ترجمہ کے ساتھ سنانے کا مقابلہ
۱۴۔ پرچہ قرآن کریم ۱۵۔ پرچہ عام دینی معلومات
۱۶۔ پرچہ ذہانت (ان پرچوں میں سب خدام کی شمولیت لازمی ہے)

علمی مقابلہ جات:۔ مندرجہ ذیل تین معیار مقرر ہیں۔

معیار اوّل۔ گریجوایٹ۔ فاضل جامعہ میں درجہ ثالثہ یا اس سے زائد تعلیم
〃 دوم:۔ میٹرک۔ جامعہ احمدیہ میں درجہ ممہدہ تا ثانیہ
〃 سوم:۔ پہلے دونوں معیاروں سے کم تعلیم یافتہ

عنوان تقریری مقابلہ ہر سہ معیار
۱۔ قیام خلافت اور خدام الاحمدیہ
۲۔ ہمارے زمانہ کے متعلق قرآنی پیشگوئیاں
۳۔ ے "سستیاں ترک کرو طالب آرام نہ ہو"
۴۔ دیانت کا قیام اور احمدی نوجوانوں کی ذمہ داری

عنوان مقابلہ مضمون نویسی ہر سہ معیار
۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور جدید علمی تحقیقات
۲۔ بین الاقوامی سطح پر امن کیسے قائم ہو سکتا ہے؟
۳۔ اسلام اور حقوق العباد
۴۔ تحریک جدید اور غلبۂ اسلام

۶۔ ورزشی مقابلہ جات:۔ اجتماع کے موقعہ پر مندرجہ ذیل ورزشی مقابلہ جات ہونگے

۱۔ اجتماعی:۔ فٹ بال۔ والی بال۔ کبڈی۔ رسہ کشی
۲۔ انفرادی:۔ دوڑیں ۱۰۰ گز، ۴۴۰ گز، ایک میل سٹر سکس تھرو۔ جیولن تھرو۔ گولہ پھینکنا۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ کلائی پکڑنا۔ وزن اٹھانا۔ نشانہ غلیل اونچی آواز

حسب ذیل تقسیم کے مطابق مختلف علاقے ایک ایک ٹیم اجتماعی کھیلوں میں داخل کر سکیں گے
۱۔ کراچی حیدرآباد۔ کوئٹہ ڈویژن اور مشرقی پاکستان (ان کے نمائندہ قائد صاحب کراچی ہوں گے۔
۲۔ سرگودھا ڈویژن (ان کے نمائندے قائد صاحب سرگودھا ڈویژن ہوں گے)
۳۔ لاہور ڈویژن (ان کے نمائندہ قائد صاحب لاہور ڈویژن ہوں گے)
۴۔ ربوہ مجالس بیرون (ان کے نمائندہ مہتمم صاحب مقامی ہوں گے)
۵۔ راولپنڈی۔ پشاور ڈویژن اور آزاد کشمیر (ان کے نمائندہ قائد صاحب راولپنڈی ڈویژن ہوں گے)
۶۔ ملتان، بہاولپور۔ خیرپور ڈویژن (ان کے نمائندہ قائد صاحب ملتان ڈویژن ہوں گے)

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

— اطفال الاحمدیہ کا پچیسواں مرکزی سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے ساتھ مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ اخاء ۱۳۴۷ ہش ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء مرکز ربوہ میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ

— یہ اجتماع احمدی بچوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ لہٰذا اس میں زیادہ سے زیادہ اطفال کو شامل ہونا چاہیئے۔ ناظمین و مربیان اطفال ابھی سے اپنی اپنی مجالس کو اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے تیار کرنا شروع کر دیں۔

علمی اور ورزشی مقابلے:۔ اجتماع کے دوران مندرجہ ذیل علمی اور ورزشی مقابلے بھی ہوں گے۔ جن کے لئے تیاری ضروری ہے۔

الف:۔ علمی مقابلے۔ مقابلہ تلاوت حفظ قرآن۔ نظم خوانی۔ تقریر مضمون نویسی، اذان بیت بازی۔ معلومات عامہ۔ پیغام رسانی۔ مشاہدہ و معائنہ نشانہ بازی

۱۔ تقریر کے لئے حسب ذیل عناوین مقرر کئے گئے ہیں۔
۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بے مثل کردار
۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک روشن دلیل
۳۔ احمدی بچوں کے فرائض

تحریری مقابلہ کے عناوین حسب ذیل ہوں گے۔
— مجھے قرآن کریم کیوں پیارا ہے۔ — خدا کے پاک بندوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
— میں احمدی کیوں ہوں۔

ب۔ ورزشی مقابلے:۔ سو گز کی دوڑ۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ ثابت قدمی کا مظاہرہ۔ نشانہ غلیل۔ ہوائی بندوق۔ تین ٹانگ کی دوڑ۔ رسہ کشی۔ فٹ بال۔ کبڈی اور جھنڈا اچک۔

علمی اور صنعتی نمائش:۔ اجتماع کے موقعہ پر گزشتہ سالوں کی طرح ایک علمی اور صنعتی نمائش کا بھی انتظام ہوگا جس میں بہترین چارٹ یا دستی کام کرنے والے اطفال اور مجالس کو انعامات دیئے جائیں گے۔ نمائش کی تیاری بھی ابھی سے شروع کر دینی چاہیئے۔

(مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قافلہ قادیان میں شامل ہونے والے اصحاب توجہ فرمائیں

از مکرم سید میر داؤد احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں ربوہ

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس مرتبہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر پاکستان سے قافلہ جائے گا۔ رمضان المبارک اور ربوہ کے سالانہ جلسہ کی وجہ سے قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۶-۷-۸ صلح ۱۳۴۸ ہش (جنوری ۱۹۶۹ء) بروز جمعہ ہفتہ اتوار مقرر ہوئی ہیں۔ قافلہ کی روانگی ربوہ سے بتاریخ ۴ر صلح (جنوری) براستہ گنڈا سنگھ والا بارڈر ہوگی۔ جو ۵ر تاریخ کو قادیان پہنچے گا۔ اور وہاں سے واپسی ۹ر تاریخ کی شام کو اسی راستہ سے ہوگی جو ۱۰ر تاریخ کو باڈر عبور کرے گا۔

جو اصحاب قافلہ قادیان میں شامل ہونے کا پختہ ارادہ رکھتے ہیں وہ نظارت خدمت درویشاں کے مطبوعہ فارم پر اپنے ضروری کوائف کے ساتھ درخواست بھجوا دیں۔ درج ذیل ضروری امور کو ملحوظ رکھا جائے:-

۱۔ درخواست دہندہ کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ موجود ہو اور وہ ان تاریخوں میں انڈیا کے سفر کے لئے بھی کام آسکتا ہو یا وہ خود پاسپورٹ جلد بنوا سکتے ہوں۔

۲۔ ایسے اصحاب جن کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ تو موجود ہے مگر اس میں انڈیا درج نہیں ہے وہ اس میں انڈیا درج کروالیں۔

۳۔ مستورات قافلہ میں نہیں جا سکیں گی۔

۴۔ صرف وہی درخواستیں زیر غور لائی جائیں گی جو مطبوعہ فارم پر موصول ہوں گی۔ اور ان پر صدر یا امیر جماعت کی تصدیق درج ہوگی۔

۵۔ پاسپورٹ سائز فوٹو کی ایک کاپی ساتھ لگائی جانی ضروری ہوگی

۶۔ درخواستیں ۳۰ر تبوک ۱۳۴۷ ہش (۳۰ ستمبر ۱۹۶۸ء) تک بہر صورت نظارت خدمت درویشاں میں پہنچ جانی ضروری ہیں قافلہ میں جو اصحاب منتخب ہو جائیں گے اور ان کے پاس پاسپورٹ موجود نہ ہوگا تو نظارت ہذا بھی ان کے پاسپورٹ بنوانے میں حتی المقدور ضروری امداد کرے گی ایسے ہی جن اصحاب کے انٹرنیشنل پاسپورٹ میں انڈیا درج نہ ہوگا اس میں انڈیا کا بھی اندراج کرا دے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(ناظر خدمت درویشاں)

اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع قریب آرہا ہے۔ خدام کو ابھی سے مستعد ہو جانا چاہیئے اور علمی و ورزشی مقابلوں کے لئے تیاری شروع کر دینی چاہیئے ورزشی مقابلوں میں اجتماعی کھیلوں کے اسماء کا سالانہ اجتماع سے ۱۰ روز قبل پہنچنا لازمی ہے۔ انفرادی کھیلوں میں بھی خدام کو زیادہ سے زیادہ دلچسپی لینی چاہیئے۔ اور اجتماع کے لئے مستعد رہنا چاہیئے (نشانہ غلیل میں قائدین اضلاع کو ضرور شرکت کرنا پڑے گی)

امید ہے کہ آپ سالانہ اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے خدائی نصرت طلب کرتے ہوئے خوب تیاریوں میں مصروف ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

قائمقام مہتمم صحت جسمانی
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

5

اطفال الاحمدیہ کا پچیسواں مرکزی سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے ساتھ مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ اخاء ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

یہ اجتماع احمدی بچوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ ہے لہذا اس میں زیادہ سے زیادہ اطفال کو شامل ہونا چاہیئے۔ ناظمین و مربیان اطفال ابھی سے اپنی اپنی مجالس کو اجتماع میں شرکت کے لئے تیار کرنا شروع کر دیں۔

علمی اور ورزشی مقابلے

اجتماع کے دوران مندرجہ ذیل علمی اور ورزشی مقابلے بھی ہوں گے جن کے لئے تیاری ضروری ہے۔

الف۔ علمی مقابلے۔ مقابلہ تلاوت۔ حفظ قرآن۔ نظم خوانی۔ تقریر۔ مضمون نویسی اذان۔ بیت بازی۔ معلومات عامہ۔ پیغام رسانی۔ مشاہدہ و معائنہ۔ نشانہ بازی (غلیل و ہوائی بندوق)

I۔ تقریر کے لئے حسب ذیل عناوین مقرر کئے گئے ہیں۔

(i) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بے مثل کردار

(ii) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک روشن دلیل

(iii) احمدی بچوں کے فرائض

II۔ تحریری مقابلہ کے لئے عناوین حسب ذیل ہوں گے:-

(i) مجھے قرآن کریم کیوں پیارا ہے

(ii) خدا کے بندوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

(iii) میں احمدی کیسے ہوا۔

ب۔ ورزشی مقابلے:۔ سو گز کی دوڑ، لمبی چھلانگ، اونچی چھلانگ، ثابت قدمی کا مظاہرہ۔ نشانہ غلیل۔ ہوائی بندوق، تین ٹانگ کی دوڑ۔ رسہ کشی۔ فٹ بال۔ کبڈی اور جھنڈا اچک۔

ج۔ علمی اور صنعتی نمائش۔ اجتماع کے موقع پر گذشتہ سالوں کی طرح ایک علمی اور صنعتی نمائش کا بھی انتظام ہوگا۔ جس میں بہترین چارٹ یا دستکاری کام کرنے والے اطفال اور مجالس کو انعامات دئے جائیں گے۔ نمائش کی تیاری بھی ابھی سے شروع کر دیں۔

(مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں اب داخلہ ۹ر ستمبر سے شروع ہو کر پانچ روز تک ہوگا۔ سیکنڈ اور تھرڈ ڈویژن والوں کا ٹیسٹ ۱۲ ستمبر کو صبح ۸ بجے ہوگا۔ فارم درخواست داخلہ ۱۰ر ستمبر تک دفتر کالج میں پہنچ جانے چاہئیں۔ فارم داخلہ پر چسپاں کرنے کے لئے فوٹو کالج کے فوٹو گرافک کلب سے داخلہ کے روز ہی کھچوایا جا سکے گا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

وصایا

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر بذریعہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

—— سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان،

وصیت نمبر ۱۳۷۲۱:۔ سید غلام احمد ولد سید نیاز حسین صاحب قوم سید پیشہ زمینداری عمر ۷۳ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ رسول پور سونگھڑہ ڈاکخانہ کوڈ۔ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ (انڈیا) بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۹ اپریل ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اور آمد ذیل کی ہے جس کے دسویں حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

۱۔ زرعی اراضی واقع محلہ رسول پور مقام سونگھڑہ ½ ایکڑ جو سپنلدی ہے قیمتی پانچصد روپیہ۔

۲۔ سالانہ آمد اس اراضی سے نصف صد روپیہ سالانہ

اس کے علاوہ نہ کوئی میری جائیداد ہے نہ آمد کا ذریعہ۔ بچوں کے ساتھ قیام ہے میری وفات پر مزید جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العزیز العظیم
ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ سید غلام احمد شاہ عفی عنہ رسول پور۔ سونگھڑہ

گواہ شد:۔ سید غلام محمد احمد عفی عنہ رسول پور سونگھڑہ۔ ضلع کٹک اڑیسہ

گواہ شد:۔ سید فضل عمر کٹکی خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ داماد موصی۔

وصیت نمبر ۱۳۷۳۶:۔ شاہ الحمید ولد کے ایس۔ کے محی الدین صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن سیراماتھا پورم ڈاکخانہ خاص ضلع ترچناپلی صوبہ مدراس بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہوتا ہے۔ جو کہ مبلغ ۱۲۰/- روپیہ ہے اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ کے ایم شاہ الحمید

گواہ شد:۔ یحییٰ علی خان موصی ۱۳۷۰۵

گواہ شد:۔ نائک محمد بشیر وصیت ۱۳۲۹۵ پنجابہ نیر ڈاکخانہ سدہ ضلع پونچھ

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی آواز پر لبیک کہنے والے

طلبا و طالبات

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء اور طالبات کو امتحان میں کامیاب فرمایا ہے نے اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے حصہ لیا ہے۔ ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور اس کامیابی کو ان کے لئے دینی و دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص انعامات سے نوازے۔ آمین۔

۳۰۔ عزیز محمد عالم درانی ابن مکرم محمد ہاشم صاحب درانی مرحوم ربوہ ۔۔ —— ۲۰

۳۱۔ عزیزہ امۃ الشافی شائستہ ربوہ ۔۔ —— ۵

۳۲۔ مکرم بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ وارنٹ آفیسر ربوہ منجانب پسر خود ۔۔ —— ۱۰۱

۳۳۔ عزیزہ امۃ النصیر بنت محمد اسحاق صاحب ماڈرن سٹور ربوہ ۔۔ —— ۵

۳۴۔ ایک عزیز بچہ از خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتیں ۔۔ —— ۱۰

۳۵۔ عزیز نصیر احمد ابن مکرم بشیر احمد صاحب چغتائی واہ کینٹ ۔۔ —— ۱۵

دیگر کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات بھی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد بابرکت کے مطابق تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے حصہ لیکر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

قرآنی حقائق بیان کرنے والا ماہنامہ

الفرقان ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ عیسائی پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جسکے ایڈیٹر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ہیں۔ سالانہ چندہ صرف چھ روپے

مینیجر ماہنامہ الفرقان

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ سیٹ بستر فرشی دریاں کھیس تولئے جائے نماز تھوک اور پرچون مل سکتے ہیں

وسیم ٹیپسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

قابل اعتماد سروس
سرگودہا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔

(مینیجر)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

نصرت رائٹنگ پیڈ

الیس اللہ بکاف عبدہ

چھپا ہوا ہے

ملنے کا پتہ

نصرت آرٹ پریس ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ **تحریک جدید ربوہ**

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں
اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھائیں

سالانہ چندہ صرف ۲/-
مینیجنگ ایڈیٹر

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودہا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۱۵	۱۱-۱۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۰۰
لاہور تا سرگودہا	۳-۰۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۰۰	۷-۴۰	۸-۱۰	۸-۳۰	۹-۲۰	۱۰-۳۰	۱۱-۰۰	۱۲-۳۰ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۱۰	۳-۲۰	۴-۱۰	۵-۱۰	۵-۳۰
سرگودہا تا گوجرانوالہ	۴-۱۵	۹-۱۵	۴-۰۰ بعد دوپہر	ہر شیہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے آپکی خدمت کیلئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں (محمد علی ظفر برائے مینیجر)													
گوجرانوالہ تا سرگودہا	۴-۱۵	۹-۳۰	۵-۳۰ بعد دوپہر														

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس

ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔ (مینیجر)

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں دانتوں کی جملہ امراض کا شافی علاج کیا جاتا ہے **ڈاکٹر شریف احمد پرانا اڈہ چنیوٹ**

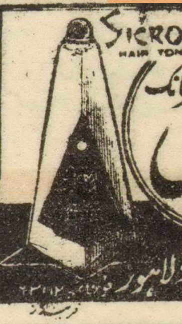

گرتے بالوں، بسکری اور
قبل از وقت
بالوں کے سفید ہونے کا
تیر بہدف ہیئر ٹانک

سیکرول ہیئر ٹانک

اپنے شہر کے ہر جنرل مرچنٹ اور کیمسٹ سے طلب کریں
برائٹ انجنیئرز جودھامل بلڈنگ تھرانٹن روڈ لاہور فون ۲۳۱۶۲

آپ کے گھر میں
تریاق کبیر
(ع)
ایک شیشی ہر وقت موجود رہنی چاہیئے تاکہ پیٹ درد ہیضہ متلی اور دستوں کا فوری علاج کیا جا سکے قیمت فی شیشی ایک روپیہ

شربت خانہ ساز
کھانسی نزلہ اور سینہ کی جملہ امراض کا مکمل علاج
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ کی تجربہ پیش کش سب کے لئے یکساں مفید۔
فی شیشی :- سوا روپیہ صرف

تیار کردہ: دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون نمبر ۳۸

درخواست دعا: میرا داماد عزیزم محمد اقبال ابن شیخ عبدالاحد صاحب کوئٹہ میں بیمار ہے۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیزم محمد اقبال کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔ (شیخ نذیر احمد حنیف، ۲/۶ دار الرحمت شرقی ربوہ)

نورِ صحت
جوانی کی کمزوری کو دور کرنے کے لئے جوانی کی طاقت کا خاص اکسیر۔ گول ۱۵ روپے
بیرونی علاج کے ساتھ مکمل کورس ۲۵ روپے نصف کورس ۱۲/۲ روپے
احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی اور
صحت کیلئے بہترین سرمہ
کالا موتیا، پانی بہنا، رات کو نہ دکھائی دینا، ناخنہ پھلی وغیرہ امراض کا بہترین علاج
متعدد جڑی بوٹی کا سیاہ رنگ جوہر
جو بچوں عورتوں مردوں سب کے لئے مفید ہے۔ فی شیشی سوا روپیہ
تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸
خط لکھتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور لکھا کریں

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے ہمیشہ خریدتے وقت شفا خانہ رفیق حیات کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں فی تولہ دو روپے
ربوہ میں تمام بڑے جنرل سٹورز
کوئٹہ میں حکیم محمد الدین صاحب شارع لیاقت
اور عبدالرحمن خان صاحب طوغی روڈ
لائل پور میں کریم میڈیکل سٹور سے مل سکتا ہے

گھر کا چراغ
نرینہ اولاد کے لئے بہترین دوائی
مکمل کورس بیس روپے

طاقت کی دوائی
مایوس اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج
مکمل کورس تیس روپے

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی صفائی اور خوبصورتی کے لئے بہترین تحفہ۔ فی شیشی سوا روپیہ
راولپنڈی میں احمد برادرز جنرل سٹور سٹلائٹ ٹاؤن
ربوہ میں "افضل برادرز" گول بازار ربوہ
کراچی میں سید غلام شاہ صاحب احمدیہ ہال
کوئٹہ میں حکیم محمد الدین صاحب شارع لیاقت
اور عبدالرحمن افغان صاحب طوغی روڈ سے
خرید فرماویں۔

ادویات ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

اصحاب احمد۔ تیرہویں جلد!

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۵۵ء کے جلسہ سالانہ پر اصحاب احمد کی خریداری کی پرزور تلقین فرمائی تھی اور قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایک جلد ملنے پر اسے ختم کر کے سوئے تھے اور آپ نے ایک مشاورت میں خریداری کی تحریک فرمائی تھی۔

یہ تیرہویں جلد ضلع گورداسپور کے صحابہ کی ایک کثیر تعداد کے حالات شائع ہوئے ہیں جن میں متعدد ابتدائی صحابہ ہیں ایک وہ خادم ہیں جنہوں نے قریباً ۲۸ سال حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت کی اور حضور نے فرمایا کہ یہ جنت میں میرے ساتھ ہوں گے۔ قیمت مع ڈاک خرچ سات روپے

ملنے کا پتہ: احمدیہ بک ڈپو۔ دار الرحمت شرقی۔ ربوہ

ضروری اعلان

ماہ ظہور ۱۳۴۷ ہش کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ تبوک ۱۳۴۷ ہش تک ضرور بھجوا دیں ورنہ دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

بے بی ٹانک
بچوں کے دانت نکالنے کی تکالیف، بدہضمی، سوکھا پن، مٹی کھانے کی عادت اور دماغی اور جسمانی کمزوری کا بے نظیر علاج ہے۔
پیکنگ ۳ روپے اور ایک روپیہ پچیس پیسے۔ کیور ویل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ گول بازار۔ ربوہ

مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور تحریر کیا کریں (مینیجر)

ہمدرد نسواں (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج۔ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

(۱) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال کراچی میں تشریف رکھتے ہیں۔

اس ہفتے حضور کی صحت کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ حضور کی عمومی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ضعف اور چکروں کی کیفیت میں بہت حد تک کمی ہے جسم میں توانائی محسوس ہوتی ہے۔ غذا پر کنٹرول کرنے کے نتیجہ میں پیشاب میں شکر آنے کی شکایت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل طور پر دور ہو گئی ہے البتہ صبح کے وقت خون کا دباؤ کچھ کم ہوتا ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اپنی خصوصی دعائیں جاری رکھیں

(۲) حضرت سیدہ ام مظفر صاحبہ (بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تحریر فرماتی ہیں کہ میرے داماد عزیزم مرزا رشید احمد صاحب (ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ) کا اپریشن کامیاب رہا ہے۔ اب وہ صحت یاب ہو کر اپنے گھر ۲۳ ریس کورس روڈ لاہور آ گئے ہیں۔ جو احمدی بھائی اور بہنیں ان کی صحت کے لئے دعا کرتے رہے ہیں میں ان کی شکرگزار ہوں۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی کامل صحت دے اور میرے بچوں کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(۳) مورخہ ۲۳ ظہور کو نماز جمعہ مقامی امیر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل امیر مقامی نے پڑھائی۔ آپ نے بتایا کہ مومنوں کی کامیابی اور مشکلات و مصائب سے نجات کا اصل اور حقیقی ذریعہ دعا ہی ہے اس لئے ہمیں دعاؤں پر خاص زور دینا چاہیئے۔

(۴) - مرکزی تعلیمی ادارے تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ نصرت گرلز ہائی سکول اور فضل عمر جونیئر ماڈل سکول موسم گرما کی تعطیلات کے بعد مورخہ ۲۴ ماہ ظہور سے کھل گئے ہیں اور باقاعدہ پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔

(۵) - افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم ڈاکٹر حاجی جنود اللہ صاحب ترکی ڈنٹل سرجن سرگودہا مورخہ ۲۳ ظہور کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگلے دن مورخہ ۲۴ ظہور کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھایا جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

(۶) محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جو کوئٹہ گئے ہوئے تھے واپس ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔

(۷) ہالینڈ سے مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل نے اطلاع دی ہے کہ جماعت ہالینڈ کی ایک مخلص اور نیک خاتون Mrs. Azyza Wahlber وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ اسلام پر دل و جان سے فدا تھیں۔ رؤیائے صادقہ سے بھی حصہ پایا اور مستجاب الدعوات تھیں۔ مسجد ہالینڈ اور مشن کے لئے بغیر کسی معاوضہ کے ہمیشہ اخلاص اور محبت سے کام کرتی رہی ہیں۔ احباب سے ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکالت تبشیر)

(۸) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس مورخہ ۲۱ تبوک (ستمبر) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوگا ان شاء اللہ۔

(۱) مضمون "اقتصادی مشکلات کا حل اسلامی نقطہ نظر سے" پر محترم سید محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ تقریر کریں گے۔ (۲) مضمون "انسان کے بنیادی حقوق اور ان کی ادائیگی" پر محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم اے تقریر کریں گے۔ (۳) "خلفائے راشدین کے تجدیدی کارنامے" کے عنوان پر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سرگودہا کی تقریر ہوگی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اجلاس کی صدارت فرمائیں گے۔ خواتین کے لئے مسجد میں پردہ کا انتظام ہوگا۔ احباب کو چاہیئے کہ اس اجلاس میں بکثرت شریک ہو کر استفادہ فرمائیں۔

(ابوالعطاء جالندھری)

اخبار جامعہ احمدیہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ماہ تبوک (ستمبر) سے شروع ہو رہا ہے۔ میٹرک۔ ایف اے بی اے اور ایم اے پاس نوجوان داخل کئے جائیں گے۔ ایسے نوجوان جو اپنی زندگی خدمت سلسلہ کے لئے وقف کرنا چاہیں فوری طور پر وکالت دیوان کو اطلاع دیں تاکہ جامعہ احمدیہ میں داخل کرنے کے لئے انتخاب کیا جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

واقفِ زندگی طلباء کا انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفِ زندگی طلباء کا انٹرویو ان شاء اللہ مورخہ ۱۶ تبوک ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۶ ستمبر ۶۸ء صبح ۲/۱-۷ بجے دفتر وکالت دیوان میں لیا جائے گا۔ داخلہ کے لئے میٹرک پاس ہونا شرط ہے۔ ایف اے بی اے۔ ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ جو نوجوان اپنی زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں۔ فوری طور پر وکیل الدیوان تحریک جدید کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی کی وفات

بقیہ ص اول

حضرت شیخ صاحب نہایت مخلص نیک بے ضرر۔ اور دعا گو بزرگ تھے ۱۹۰۵ء میں بیعت سے مشرف ہوئے پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے ایک مکرم محمد احمد صاحب واقف زندگی وکالت تبشیر کے کارکن ہیں اور دوسرے مکرم لئیق احمد صاحب طاہر انگلستان میں مبلغ اسلام کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ صاحب کو درجات عالیہ عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کام کے لئے ۶۸-۸-۲۲ کے گیارہ بجے قبل دوپہر دوبارہ طلب کئے گئے تھے اب مندرجہ ذیل تبدیل شدہ سپیسیفیکیشن اور لاگت کے مطابق ۶۸/۹/۹ کے نو بجے صبح وصول کئے جائیں گے۔

(۱) ٹنڈروں کے لئے درخواستیں ۶۸-۹-۶ تک وصول کی جائیں گی۔

(۲) ٹنڈر فارم ۶۸/۹/۷ تک جاری کئے جائیں گے۔ ۶۸/۹/۹ کو کوئی ٹنڈر فارم جاری نہیں کئے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کی نوعیت	لاگت	زر امانت	میعاد
۱-	لائل پور سرگودہا روڈ میل ۵/۴ تا ۷/ سیلاب کے نقصانات کو پورا کرنے کا کام	۳۲۱۰۰۰/- روپے	۶۴۲۰/- روپے	چھ ماہ

ایگزیکٹو انجینیئر
روڈز مینٹیننس ڈویژن۔ لائل پور

عدد (۱۳) ۱۱۹۷